

دیکھیے، یہ پوری ہنگامہ آرائی موتی کے اندر گم ہو گئی۔ معلوم ہے کہ موتی کی پرورش سمندر کی اسی ہنگامہ آرائی کا نتیجہ ہوتی ہے گویا موتی اس ہنگامہ آرائی کو اپنے اندر سمیٹ لیتا ہے لیکن اضطرابِ عشق دل جیسے ہمہ گیر مقام میں بھی جگہ کی تنگی کا گلہ کر رہا ہے۔ موتی یا گوہر کی موج کو ساکن قرار دینا شعرا کا عام مضمون ہے۔ مثلاً :

چیں بر جبین ز جنبش ہر خس نے کنند
دریا دلاں چو موج گہر آرمیدہ اند
خواجہ میر درد نے وجودِ حقیقی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا :
ارض و سما کہاں تیری وسعت کو پاسکے
میرا ہی دل ہے وہ کہ جہاں تو سما سکے

مگر مرزا غالب کے نزدیک میر درد کا دعویٰ صحیح نہیں۔ دل وجودِ حقیقی کے عشق کا ہرگز مستعمل نہیں ہو سکتا اور وہ جگہ اس عشق کے جوش و خروش کی نمائش کے لیے قطعاً ناکافی ہے۔ بعض اصحاب نے لکھا ہے کہ غالب کا یہ شعر بیدل کے مندرجہ ذیل شعر سے ماخوذ ہے
دلِ آسودہ ما شورِ امکاں در قفس دارد
گہرِ زردیدہ است این جاعنانِ موجِ دریا را

یعنی ہمارا دل آسودہ یا نفسِ مطمئنہ عالمِ امکاں کا شور و غوغا اپنے پنجرے میں بند کیے ہوئے ہے۔ پھر مثال دیتے ہوئے کہا کہ یہاں موتی موجِ دریا کی باگ چرا کر لے آیا ہے۔ یعنی اس سمندر کے سارے جوش و خروش کو اپنے اندر سمیٹ لیا ہے۔

معمولی تامل سے بھی واضح ہو سکتا ہے کہ دونوں شعروں کے مضمون الگ الگ ہیں۔ بیدل کے نزدیک شورِ امکاں دل میں سما گیا۔ مرزا غالب کہتے ہیں کہ سمندر کا جوش و خروش یقیناً موتی میں سما سکتا ہے، لیکن اضطرابِ عشق کے لیے دل جیسی ناپیدا کنار جگہ میں بھی سمائی کا کوئی امکان نہیں۔

۲۔ لغات : پاسخ : جواب

ذوقِ خامہ فرسا : ایسا ذوق جسے صرف تحریر و نگارش کی دھن لگی ہو